

ایمان اَفروز بشارتیں



چمکتی آنکھوں والے بُزُرگ



المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مدنی چینل دیکھتے رہئے

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ھوسکتا ھے شیطٰن آپ کو یہ رِسالہ (32 صفحات) مکمّل پڑھنے سے روک دے مگر آپ پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ جھوم اُٹھیں گے

شَفاعت کی بِشارت

شیخِ طریقت ،امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادِری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کے تحریری گلدستے ''**باحیا نوجوان**'' میں منقول ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''جو شخص صبح وشام مجھ پر **دس دس بار** دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قِیامت میری شفاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔''

(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج ۱ ص ۲۶۱ حدیث ۲۹ دارالکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غالباً 2005ء میں **راقم الحروف** کو ایک روز سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کے سلسلے میں ''کوٹ غلام محمد'' (بابُ الاسلام سندھ، پاکستان) جانا ہوا۔ دورانِ سفر ''میر پور خاص'' (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح سے بتایا کہ ''ہمارے شہر کے ایک مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (بالغان) کے بارے میں کسی طرح یہ بات مشہور ہو چکی ہے کہ وہاں

ایک **عطّاری** اسلامی بھائی ایسے ہیں جو روزانہ کم و بیش **3000 مرتبہ دُرُودِ پاک** پڑھتے ہیں اور اپنے پیرو مُرشِد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں اِستِغاثہ پیش کرتے ہیں، مدرسے کے ذمّہ دار بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں مگر اس اسلامی بھائی کا نام نہیں بتاتے چُنانچِہ ابھی تک یہ پتا نہیں چل سکا کہ وہ کون سے اسلامی بھائی ہیں؟ (کیونکہ اس مدرسے میں 15 سے 20 اسلامی بھائی ہوتے ہیں) '' یہ ایمان افروز خبر سُن کر میں نے رات ''میر پور خاص'' رُکنے کا فیصلہ کرلیا تا کہ اُس **عاشقِ رسول** کے قُرب کی برکتیں سمیٹ سکوں، چنانچہ بعدِ اجتماع ''میر پور خاص'' پہنچ کر جب مدرسہ ذمّہ دار سے **معلومات** کیں تو پہلے انہوں نے ٹال مٹول سے کام لیا مگر جب تنہائی میں لے جا کر میں نے اُن سے اِصرار کیا تو انہوں نے یہ راز آشکار کیا کہ وہ **خوش نصیب عطّاری** میں ہی ہوں ۔ میں نے عرض کی: ''آپ کو عشقِ مُرشِد کی یہ عظیم دولت کیسے نصیب ہوئی ؟'' تو ان کی آنکھیں بھر آئیں اور انہوں نے حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) اپنا **ایمان افروز واقعہ** سُنایا۔

﴿1﴾ چمکتی آنکھوں والے بُزُرگ

اُس عاشقِ رسول کے بیان کا لُبِّ لُباب یہ ہے کہ میں آٹھویں جماعت کا طالبِ علم تھا، **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُرید تو بنا مگر دوستوں کی فُضول صحبت کی وجہ سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی برکتیں سمیٹنے سے محروم رہا۔ ایک روز کسی نے مجھے اولیاءِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ السَّلَام کی چند کرامات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آج کے اِس پُرفِتَن دَور

میں ایسے **"اللّٰہ والے"** کہاں ! جو فرائض و واجبات کی ادائیگی اور سنّتوں پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ **صاحبِ کرامات** بھی ہوں ۔ اِس گفتگو سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شیطان نے میرے دل میں یہ **وَسوَسہ** ڈالا کہ میں نے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کرامات کے بارے میں سُنا تو ہے مگر اپنی آنکھوں سے کوئی **کرامت** نہیں دیکھی، اب میں **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو **اللّٰہ کا ولی** تبھی مانوں گا جب میں خود کوئی کرامت دیکھوں گا ۔ [1]

دو سال کا طویل عرصہ یونہی گزر گیا۔ایک روز کسی نے کورنگی (باب المدینہ کراچی) میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پیش کی ۔ میں اپنے ایک انتہائی ماڈَرن دوست کے ساتھ اِس نیّت سے چل پڑا کہ اِجتماع میں شرکت بھی کرلیں گے اور (**مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ**) واپسی پر مارکیٹ سے نئی فلم کی ویڈیو کیسٹ بھی لیتے آئیں گے۔ اُن دنوں تین روزہ اِجتماع بدھ، جمعرات اور جمعہ ہوا کرتا

مدینہ

[1]: فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 581 پر حقوقِ مُرشِد کا بیان ہے جس میں یہ بھی ہے کہ "(مُرید) اپنے مُرشِد سے کرامت کی خواہش نہ کرے۔" (فتاویٰ رضویہ ج۲۶ ص۵۸۱) حضرت سیدنا عبدالعزیز دَبَّاغ علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الرزّاق فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ولایت یا سِر (یعنی راز) کے حصول کے لئے مُرشِد سے محبت کرے یا مُرشِد کے علم، مہربانی یا اسی کی مانند کسی اور خوبی کی وجہ سے محبت کرے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ (الابریز، ج۲، ص۵۷) ایک اور جگہ فرماتے ہیں: آج کل لوگوں کا یہ حال ہے کہ اگر وہ دیکھیں کہ کسی ولی کی دعا قبول نہیں ہوئی تو یہ کہہ کر اُس کی وِلایت کا انکار کر دیتے ہیں کہ اگر یہ ولی ہوتا تو اس کی دُعا ضرور قبول ہوتی ۔ (ایضاً ۹۱ ملخصاً)

تھا۔ بدھ اور جمعرات کا دن تو اِجتماع گاہ میں گھومنے پھرنے اور سونے میں گزرا۔ رات کو **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کے بعد اسلامی بھائیوں کی درخواست پر جب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اِجتماعی بیعت کروائی تو میرا دوست بھی **''عطّاری''** بن گیا مگر میں شیطانی وسوسوں کے باعث تجدیدِ بیعت سے محروم رہا اور **کرامت** دیکھنے کا ہی خواہش مند رہا۔ اگلے دن صبح تقریباً **10** بجے میں نے اپنے دوست کی یاددہانی کے لئے جب اس سے یہ پوچھا کہ اجتماع سے واپسی پر اپنے ساتھ کیا لے کر جائیں گے؟ تو میرے وہ ماڈرن دوست جو رات ہی **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ہاتھ پَر توبہ کرکے **''عطّاری''** بنے تھے، بے اختیار پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ میں پریشان ہوگیا کہ اِنہیں کیا ہوا ہے؟ اِفاقہ ہونے پر انھوں نے کہا: ''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے آج **سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دِیدار کا شربت پیا ہے۔'' میں نے خوشی اور حیرت کے ملے جلے جذبات میں سوال کیا: ''کیا دیکھا؟'' انہوں نے جو کچھ بتایا اُس میں یہ بھی تھا کہ **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **تشریف فرما ہیں، امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ **شفقت سے میری پیٹھ سہلا رہے ہیں اور میں پیارے پیارے آقا** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا دیدار کر رہا ہوں۔** پھر مجھے اُوپر اٹھالیا گیا اور **جنت** کا خوبصورت و حسین دروازہ دکھایا گیا، جس میں ہیرے جواہرات جَڑے ہوئے تھے۔ دروازے کے باہَر دونوں طرف کھجور کے بڑے بڑے دو درخت تھے، اس کے بعد مجھے **دوزخ** کا خوفناک

دروازہ دکھایا گیا اور ایک آواز سنائی دی: ''اب تمہاری مرضی کہ **نیک اعمال** کرکے جنت میں چلے جاؤ یا **گناہوں بھری زندگی** بسر کرکے دوزخ میں!'' اس کے بعد مجھے زمین پر اُتار دیا گیا۔'' یہ بتا کر وہ پھر رونے لگے۔ یہ سب سن کر **میرا** دل اُداس ہوگیا کہ ''اس طرح کا معاملہ دیکھنے کی خواہش تو میں نے کی تھی، آخر مجھ پر کرم کیوں نہیں ہوا!''

اِنہی کیفیات میں نمازِ جُمعہ کا وقت ہوگیا۔ میں دورانِ نماز کچھ اس طرح کی بُری **سوچوں** میں گم تھا کہ ''(**مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ) **گھر جا کر بس فلمیں دیکھنی ہیں، مجھے کوئی کمال تو نظر آیا نہیں، واقعی اب وہ پیر کامل کہاں!**'' جیسے ہی میں نماز سے فارغ ہوا تو میرے دوست نے میرا بازو تھاما اور پُراَسرار انداز میں فرمانے لگے: ''**کیا تمہیں نماز پڑھنی نہیں آتی! کیا نماز میں یوں سوچتے ہیں کہ گھر جا کر فلمیں دیکھوں گا، اب وہ پیرِ کامل کہاں جو کرامات دکھا سکیں!**'' یہ سُن کر میں دم بخود رہ گیا کہ اِنہیں کیسے پتہ چلا کہ میں نماز میں کیا سوچ رہا ہوں؟ تھوڑی دیر بعد وہ مجھ سے کہنے لگے: ''چلو **کھانا** کھا کر آتے ہیں۔'' میں ساتھ چل پڑا۔ انہوں نے صرف دو یا تین لقمے کھائے اور ہاتھ روک لیا۔ میں نے مزید کھانے کے لئے کہا تو فرمانے لگے: ہمارے لئے کوئی مَسئَلہ نہیں، **ہم کھائیں نہ کھائیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔** پھر فرمایا: ''چلو! **حضرت صاحب** (یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) سے ملاقات کرواتا ہوں۔'' مگر چند قدم چلنے کے بعد فرمانے لگے: ''**مُرشِد** منع فرما رہے ہیں کہ میں ابھی مصروف ہوں۔'' اُس وقت اُن کی **آنکھیں** حیرت انگیز طور پر ایسی **چمک** رہی

تھیں کہ میں نظریں نہیں ملا پا رہا تھا بس حیران و پریشان ساتھ ساتھ گھوم رہا تھا۔ پھر فرمانے لگے: ''چلو! تمہاری ملاقات **35 اولیاء کرام** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام سے کراؤں جو اس وقت اجتماع گاہ میں تشریف فرما ہیں۔'' میری حالت عجیب ہو رہی تھی کہ **یا خدا** عَزَّوَجَلَّ! **یہ کیا معاملہ ہے؟** اب مجھے اُن سے تھوڑا تھوڑا ڈر بھی لگنے لگا تھا۔ پھر اجتماع گاہ میں الگ الگ جگہ پر بیٹھے ہوئے **35** حضرات سے یہ کہہ کر ملاقات کروائی کہ **یہ اللہ کے ولی ہیں**، وہ تمام میرے اِس دوست پر نظر پڑتے ہی عقیدت کے ساتھ کھڑے ہو جاتے اور گلے ملتے، اُن سب کی **آنکھوں** میں بھی ایک عجیب **چمک** تھی جو واضح طور پر محسوس کی جاسکتی تھی، وہ تمام حضرات سبز سبز عمامے اور سفید لباس میں ملبوس عام اسلامی بھائیوں کے ہمراہ اپنے اپنے حلقوں میں موجود تھے اور ان کے چہروں پر سنّت کے مطابق داڑھیاں سجی ہوئی تھیں۔

میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ میرے وہ دوست جب چاہتے **سورج** کی طرف بلا تکلُّف مزے سے دیکھنے لگتے، حالانکہ اُس وقت دن کے کم و بیش **3:30** کا وقت تھا اور سورج آب و تاب سے **چمک** رہا تھا، یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد ان کے ساتھ میرا اَندازِ گفتگو مؤدِّبانہ ہو چکا تھا، میں نے عرض کی: ''آپ بار بار سورج کی طرف کس طرح دیکھ لیتے ہیں جب کہ مجھ سے تو اسکی تَپِش بھی برداشت نہیں ہو رہی ہے!'' اُنہوں نے جواب دیا: **''سورج کی روشنی ہماری آنکھوں کی چمک کے سامنے کچھ نہیں ہے، ہم سورج کو بھی اسی طرح دیکھتے ہیں جیسے چاند کو۔''** پھر کہنے لگے: ''کیا آپ میرا ساتھ دیں گے کہ میں جب اور جہاں بلاؤں آپ وہاں چلے آئیں اور **دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں** کی دُھومیں مچائیں۔'' میں

نے دل میں سوچا کہ ابھی اسکول سے کچھ دیر لیٹ ہو جاؤں تو بابو جی (یعنی والد صاحب) ڈانٹتے ہیں، مَدَنی کام کے لئے گھر سے باہر رہا تو شاید وہ مجھے گھر سے ہی نکال دیں۔ اس بات کا میرے **دل** میں آنا تھا کہ وہ جھٹ سے بولے: ''تمہارے بابو جی تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔'' یہ سُن کر میرے بدن میں ایک بار پھر سنسنی کی لہر دوڑ گئی کہ انہوں نے اچانک میرے دل کی بات کیسے جان لی؟ ہم گفتگو کرتے کرتے اجتماع گاہ کی دوسری جانب پہنچ چکے تھے، وہ میرا ہاتھ پکڑ کر فرمانے لگے: **''آپ تھک گئے ہوں گے، چلئے! اب اُڑ کر اپنی جگہ واپس پہنچتے ہیں۔''** میں نے ڈر کے مارے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور بھرّائی ہوئی آواز میں عرض کی: ''مجھے جانے دیجئے بھائی! یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے اور آپ کیسی عجیب وغریب باتیں کر رہے ہیں؟'' مجھے پَریشان دیکھ کر کہنے لگے: ''تمہیں **حضرت صاحب** (یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) کی **کرامت** دیکھنی تھی نا! پہلے اُن کے مریدوں اور غلاموں کے معاملات تو دیکھ لو!'' یہ سن کر میں رو پڑا اور معافی مانگتے ہوئے کہا کہ میں نے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اپنا **سچا پیر** مانا۔ مجھے نادِم دیکھ کر فرمانے لگے: ''مجھے **حضرت صاحب** (یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) نے (رُوحانی طور پر) حکم دیا تھا کہ ان کو جا کر اطمینان دلاؤ۔'' پھر وہ مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمانے لگے: ''میرے بھائی! تم اپنے شب وروز **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کی رضا** میں بَسَر کرو، اپنے دل میں **پیرومُرشِد کی محبت** بڑھاؤ، انکی **اِطاعت** اپنے اوپر لازِم کر لو، جس دن پِیر ومُرشِد تم سے راضی ہو گئے اور خصوصی توجُّہ فرما دی تو **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارا باطن سنور کر نگینہ بن جائے گا۔''

مِیر پور خاص کے اسلامی بھائی نے مزید بتایا: سنّتوں بھرے **اجتماع** سے واپسی پر میرے اُس دوست کا دل دنیا سے ایسا **اُچاٹ** ہوا کہ کم وبیش 30 دن ایک طرح سے گھر میں **بند** ہوگئے، صرف **نماز** کے لئے باہر نکلتے، بقیہ وقت نعتیں سُنتے اور **روتے رہتے**۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے چہرے پر ایک مٹھی **داڑھی شریف**، سر پر **سبز عمامے کا تاج** اور بدن پر **سفید لباس** دکھائی دینے لگا۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام کرتے کرتے آج وہ **مبلِّغ** بن چکے ہیں اور میں بھی مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں سمیٹ رہا ہوں۔

سنّتوں بھرے اِجتماع سے واپسی پر وقتاً فوقتاً مجھے بھی اُن کی صحبت میں رہنے کا موقع ملا کرتا، جب کبھی میں اُن کے ساتھ قبرستان جاتا تو وہ قبروں کی طرف دیکھتے اور اندر کے حالات بتانا شروع کردیتے کہ ''یہ فلاں کی قبر ہے، دیکھو! وہ اس وقت کتنے اَفسردہ ہیں سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں،'' وغیرہ وغیرہ۔ اِس قسم کی باتیں سن کر میں ڈر جاتا تھا، آخر کار میں نے ان کے ساتھ قبرستان جانا ہی چھوڑ دیا۔

راقِمُ الْحُرُوف کی چمکتی آنکھوں والے نوجوان سے ملاقات میں (یعنی راقم الحروف) نے جب یہ ایمان افروز باتیں سنیں تو ان کے خوش نصیب دوست سے ملنے کا شوق پیدا ہوا مگر باوجود کوشش کے رابطے اور ملاقات کی کوئی صورت نہ بن سکی، آخر کار کئی سالوں بعد ان کو تلاش کرنے اور ملاقات کا شرف پانے میں کامیاب ہوہی گیا۔ میری ان سے **پہلی ملاقات** دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ

مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں ہوئی۔ قد آور، باریش اور سنّتوں بھرے سفید لباس میں ملبوس نوجوان شخصیت میرے سامنے تھی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف اپنی بہاریں لُٹا رہا تھا۔ میں نے جب اُن سے مذکورہ واقعہ کا تذکرہ کیا تو ان پر رقّت طاری ہوگئی اور روتے ہوئے فرمانے لگے کہ یہ **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا خاص کرم اور مرشدِ کامل کی نگاہِ فیضِ اثر کا ثمر تھا، مگر میری اب وہ کیفیت نہیں۔ میں نے مزید معلومات کے لئے عرض کی تو کچھ دیر سر جھکائے بیٹھے رہے پھر کچھ یوں فرمانے لگے: ''میں دنیا کی رنگینیوں میں گُم زندگی کے قیمتی لمحات ضائع کر رہا تھا مگر کسی **پیرِ کامل** سے مرید ہونے کی خواہش بہر حال رکھتا تھا کہ جو میرے دل کی سیاہی کو دھو کر مجھے **اللہ** والوں کے راستے پر چلا دے۔ کبھی کبھی نماز بھی پڑھنا شروع کر دیتا مگر اِستقامت نہ مل پاتی۔ ہاں! ایک معمول ضرور تھا کہ جب نماز پڑھنے مسجد جاتا تو 100 بار جاتے اور 100 بار آتے ہوئے **دُرُودِ پاک** لازمی پڑھتا تھا۔ اِس واقعہ کے رُونما ہونے سے کم و بیش 15 دن پہلے مجھے خواب میں سفید لباس میں مَلبوس ایک بُزُرگ کی زیارت ہوئی، انہوں نے فرمایا: تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنے کا معمول بہت اچھا ہے **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ چند دنوں میں اس کی بَرَکتیں دیکھ لو گے۔ اُن دنوں میں ویٹ لفٹنگ (wait lifting) بھی کیا کرتا تھا۔ خواب دیکھنے کے چند روز بعد میں کلب جا رہا تھا کہ **دعوتِ اسلامی** کے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع میں جانے کے لئے بس کھڑی دیکھی۔ ایک با عمامہ عاشقِ رسول نے جو مجھے پہلے سے

جانتے تھے، مجھ سے رُکنے اور بات سننے کی درخواست کی، پھر اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی تو میں نے ہامی بھر لی اور گھر والوں سے اجازت لے کر ایک دوست کو ساتھ لیا اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ باب المدینہ روانہ ہوگیا **پھر جو کچھ وہاں ایمان افروز واقعات ہوئے وہ تو آپ جان چکے ہیں۔**

انہوں نے اِس واقعہ کی تصدیق کے ساتھ ساتھ مزید معلومات بھی فراہم کیں، مثلاً: انہوں نے بتایا کہ میں جب اجتماع گاہ میں **چمکتی آنکھوں** والے بُزُرگوں سے ملاقات کیلئے پہنچا تو دیکھا کہ ان میں کسی کے سینے تک تو کسی کے ناف تک اور کسی کے سر سے پاؤں تک **نور ہی نور** ہے۔ اجتماع سے واپسی پر کئی روز تک میری عجیب کیفیت رہی، مضبوط **قفلِ مدینہ** لگ گیا یعنی بولنا بالکل کم کر دیا، چوتھائی ٹکڑا روٹی کا کھاتا تو پیٹ بھر جاتا اور سوتا بھی بہت کم تھا۔ رات کم و بیش 3 بجے خود بخود آنکھ کُھل جاتی اور **تہجد** پڑھنے کی سعادت پاتا، نعتیں سُنتا اور اشک باریاں کرتا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میرا دل مسجِد میں لگتا، نمازِ ظہر کے لئے جاتا تو عشاء پڑھ کے لوٹتا تھا، اُن دنوں کا کیف وسُرُ ور اور رِقّتِ قلبی میں زندگی بھر نہیں بھول سکتا۔ پابندی سے قبرستان حاضری کے لئے جاتا، وہاں خاص بات یہ دیکھتا کہ جن قبروں پر گھاس اُگی ہوتی وہاں **نور کی بارش** برستی دکھائی دیتی۔

قبروں سے تَر گھاس نہ نوچئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 48 صَفْحات پر مشتمل رسالے، ''**قبر والوں کی 25 حکایات**'' صَفْحَہ 7 پر ہے: قَبْر پر سے تَر گھاس نوچنا

نہ چاہیے کہ اُس کی تسبیح سے رَحمت اُترتی ہے اور مَیِّت کو اُنس حاصِل ہوتا ہے اور نوچنے میں مَیِّت کا حق ضائع کرنا ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۱۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تصورِمُرشِد کی بہاریں

میرپورخاص (بابُ الاسلام سندھ) کے وہ اسلامی بھائی جنہوں نے **راقمُ الحروف** کو یہ **مذکورہ** ایمان افروز واقعہ سنایا تھا اُن کا کہنا ہے کہ اس واقعہ کے بعد **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی محبت دل میں ایسی بسی کہ ہر وقت **تصوُّرِ مُرشِد** میں گم رہنے لگا، **انہیں** یاد کر کے رویا کرتا، مجھے محبتِ مُرشِد کی ایسی **بہاریں** نصیب ہوئیں کہ میرے وارے نیارے ہوگئے، ایک **مَدَنی بہار** پیش کرتا ہوں:

(2) کشفِ عطّار کی کیا بات ہے!

ایک روز میرے دل میں عجیب خواہش پیدا ہوئی کہ کاش مجھے اپنے پیرومُرشِد **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک آنکھوں کو عقیدت سے **چُومنا** نصیب ہو جائے۔ لہٰذا میں **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** بابُ المدینہ (کراچی) جا پہنچا اور عام ملاقات کے لئے قِطار میں جا کھڑا ہوا۔ جب بارگاہِ مُرشِدی میں حاضِری کی سعادت ملی تو **رقعے** پر اپنی خواہش لکھ کر پیش کردی۔ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ رقعہ پڑھ کر مُسکرا دیئے اور اشارے سے فرمایا کہ ''پہلے 30 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کیجئے۔'' **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں مُرشِد کے حکم پر لَبَّیْک کہتے ہوئے ہاتھوں ہاتھ **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے 30 دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر پر روانہ ہوگیا۔

خدا عَزَّوَجَلَّ **کی قسم!** مَدَنی قافلے کے آخری دن **خواب** میں **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ تشریف لے آئے اور میں نے عقیدت و احترام کے ساتھ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی **پیاری پیاری آنکھوں کو خُوب چوما**۔ جب بیدار ہوا تو خواب کا واقعہ یاد کر کے اپنی خوش نصیبی پر نازاں ہونے لگا، مگر بیداری میں آنکھیں چومنے کی **تڑپ** ابھی باقی تھی، لہٰذا مَدَنی قافلے میں سفر کے بعد میں ایک بار پھر بابُ المدینہ (کراچی) جا پہنچا اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس طرح کی تحریر پیش کی: ''میں نے آپ کی مبارک آنکھوں کو چومنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا جس پر آپ نے مجھے 30 دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کا فرمایا تھا، **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں مَدَنی قافلے میں **سفر** کر چُکا ہوں، اب مجھے **نواز** دیجئے۔'' یہ پڑھ کر **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے مبارک لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ پھیل گئی، قریب بُلا کر میرے کان میں فرمایا: **''خواب میں چُوم تو لیا!''** آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے **کشف** (یعنی دل کی بات جان لینے پر) پر میرا یقین اور پختہ ہو گیا کیونکہ میں نے خواب کا اس وقت تک کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔ میں والہانہ انداز میں عرض گزار ہوا: ''یامُرشِدی! میں نے سفر خواب میں تو نہیں کیا!'' آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے شفقت بھرے انداز میں فرمایا: ''اِسی پر کام چلا لیجئے۔'' مگر میں بے تابانہ اصرار کرتا رہا۔ میری بے تابی دیکھتے ہوئے پیرو مُرشِد نے اپنا **روشن چہرہ** میرے سامنے کر دیا اور میں دیوانہ وار آپ کی آنکھوں اور پیشانی کو عقیدت و احترام کے ساتھ **چُومنے** کی سعادت پانے لگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعوتِ اسلامی کے وابستگان پر اللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا کرم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور **دعوتِ اسلامی** کے وابستگان پر **اللّٰہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا خاص کرم ہے کہ **دعوتِ اسلامی** دن بدن ترقّی کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں، **میٹھے مصطفٰی** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی عنایتوں، **صحابۂ کرام** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم کی برکتوں، **اولیائے عِظام** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کی نسبتوں، **علماء ومشائخِ اہلسنّت** دامت فُیوضُھم کی شَفقتوں اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شب وروز کوششوں کے نتیجے میں بابُ المدینہ کراچی سے اُٹھنے والی سنّتوں بھری تحریک **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی پیغام دیکھتے ہی دیکھتے بابُ الاسلام (سندھ)، پنجاب، سرحد، کشمیر، بلوچستان اور پھر ملک سے باہَر ہند، بنگلہ دیش، عرب امارات، سی لنکا، برطانیہ، آسٹریلیا، کوریا، جنوبی افریقہ یہاں تک کہ (تادمِ تحریر) دُنیا کے **148** سے **زائد ممالک** میں پہنچ گیا اور آگے کُوچ جاری ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحسَانِہٖ**۔ **جن** سے اصلاحِ اُمّت کا کام لیا جاتا ہے اُن کے ذریعے **بعض اوقات** ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے **ایمان افروز کرِشمات** کا بھی ظُہُور رہوتا ہے مثلاً مریضوں کو شفا ملنا، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوجانا، آسیب زدوں کا شریر جنّات سے خلاصی پانا، وغیرھا۔ وقتاً فوقتاً

بذریعۂ مکتوب یا زَبانی مختلف قسم کی **ایمان افروز مَدَنی بہاریں** موصول ہوتی رہتی ہیں۔

ایسی ہی **29** ''مَدَنی بہاریں'' **سلسلہ: ''ایمان افروز بِشارتیں''** کے نام سے حصّہ اوّل ''سرکار کا پیغام عطار کے نام'' اور حصّہ دُوُم ''مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟'' میں شائع کی جا چکی ہیں اور حصّہ سِوُّم **''چمکتی آنکھوں والے بُزُرگ''** آپ کے ہاتھوں میں ہے جس کی ابتدائی بہار امید ہے آپ پڑھ چکے ہوں گے۔ چمکتی آنکھوں والے بُزُرگوں کے مزید ایمان افروز واقعات پڑھنے کے لئے ورق گردانی شروع فرما دیجئے۔ (ان مَدَنی بہاروں کی انفرادیت یہ ہے کہ اس سے متعلقین اسلامی بھائیوں سے راقم الحروف نے براہ راست ملاقات کی سعادت پا کر ان مدنی بہاروں کی تصدیقات حاصل کی ہیں)

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے **مَدَنی اِنعامات** پر عمل کرنے اور **مَدَنی قافِلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس **المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شعبہ امیرِ اَہلسنّت (مدظلہ العالی) **مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ** (دعوتِ اسلامی)

۱۹ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ، 25 جنوری 2011ء

(3) چمکتی آنکھوں والے مُحسِن

غالباً یہ 2008ء کی بات ہے **راقم الحروف** کوٹلی (کشمیر) مَدَنی مشورہ کیلئے حاضر تھا، بعدِ نمازِ عصر دورانِ ملاقات ایک اسلامی بھائی نے حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) بتایا کہ میرے والد صاحب کیمیکل کے ذریعے پالش کا کام کرتے تھے۔ایک دن میرے ڈیڑھ سالہ بھتیجے نے کیمیکل کے گرے ہوئے ذرّات اٹھا کر کھالئے۔جس کے باعث اس کی خوراک کی نالی میں **زخم** ہوگئے اور نالی سُکڑ جانے کے باعث خوراک حتّٰی کہ دودھ بھی **حلق** سے نہ اُترتا تھا صرف پانی پر گزارہ تھا۔کم وبیش ایک سال علاج کیلئے ڈاکٹروں کے علاوہ کئی عاملین سے بھی رابِطہ کیا **لاکھوں** روپے خرچ کئے مگرافاقہ نہ ہوا۔**ایک** ڈاکٹر جوامریکہ سے ڈگریاں حاصل کرکے آیا تھااس نے تسلّی دی کہ میں آپریشن کرتا ہوں، اُمّید ہے یہ ٹھیک ہوجائے گامگراس کیلئے آپ کوتقریباً **10 لاکھ** روپے خرچ کرنا ہونگے، باہمی مشورے سے ہاں کردی گئی کہ چاہے مکان بیچنا پڑے ہم علاج کروائیں گے۔ابھی باقاعدہ علاج شروع بھی نہ ہوا تھا کہ بچے کی حالت مزید بگڑ گئی حتّٰی کہ حلق سے پانی بھی اترنا بند ہوگیا۔ یہ دیکھ کراُس ڈاکٹر نے بھی معذِرت کرلی اور کہا: اب اِس کا علاج بیرونِ ممالک میں بھی نہیں ہے،صرف دعا ہی کی جاسکتی ہے، ایسا لگتا ہے کہ **بچّہ چند دنوں کا مہمان ہے۔** میں اِسی پریشانی کے عالم میں رات کوایک مسجد میں پہنچا اور صحن میں کھڑا ہوکر مشغولِ دعا ہوگیا، اِسی مسجد میں تبلیغ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا ہفتہ وار سنّتوں بھرا **اجتماع** بھی ہوتا تھا۔مجھے یوں محسوس ہوا کہ مسجد میں کچھ لوگ موجود ہیں، شاید **دعوتِ اسلامی** والوں کا **مدنی قافِلہ** آیا ہوا تھا، اچانک مسجد کے اندر سے ایک نوجوان عاشقِ رسول **سبز عمامہ**

شریف کا تاج سجائے سنّتوں بھرے سفید لباس میں ملبوس نگاہیں نیچی کئے نمودار ہوئے، اُن کے چہرے پر **عبادت کا نور** نمایاں تھا۔ قریب آکر سلام کے بعد مجھ سے نام پوچھا، میں نے نام بتایا تو فرمانے لگے: آپ کچھ **پریشان لگ** رہے ہیں؟ اگرچہ میں بہت زیادہ **پریشان** تھا مگر **دعوتِ اسلامی** سے کوئی خاص متأثر نہیں تھا لہٰذا رُوکھے پن سے جواب دیا: آپ اپنا کام کیجئے میرے مسئلے کا حل آپ کے پاس نہیں ہے۔ حیرت انگیز طور پر وہ ناراض ہونے کے بجائے **مسکرا دیئے** اور فرمانے لگے: آپ مسئلہ تو بتائیے شاید میں آپ کے کام آسکوں۔ ان کے شفقت بھرے انداز کو دیکھتے ہوئے میں نے سارا معاملہ عرض کر دیا کہ ''میرے بھتیجے کو ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے، اُس کے حلق سے پانی تک نہیں اتر رہا ہے، **شاید آج اس کی آخری رات** ہو۔'' یہ کہتے ہوئے میری آواز بھرّا گئی۔ میری یہ بات سن کر وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئے اور ان کی آنکھوں میں ایک **عجیب چمک** پیدا ہوئی جس کے باعث میں نے ان کے چہرے سے نظریں ہٹا لیں (اُن کی آنکھوں کی چمک شاید میں زندگی بھر نہ بھول سکوں)، پھر انہوں نے فرمایا: بھائی! آپ گھر جائیں **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **صبح آپ کا بھتیجا کھانا کھائے گا**۔ یہ فرما کر وہ پلٹے اور مسجد میں داخل ہوگئے۔ میں نے ان کی بات کو خاص اہمیت نہ دی کیونکہ جو بچہ ایک عرصے سے دودھ تک نہیں پی سکا وہ کھانا کیسے کھا سکتا تھا؟ گھر پہنچا تو بچے کی حالت جوں کی توں تھی، لگتا تھا بس اب دم نکلنے ہی والا ہے، اِسی کشمکش میں پوری رات گزر گئی۔ بعدِ فجر اسکی تکلیف و اذیّت دیکھ کر میں رو پڑا اور گھر سے باہر نکل کر قریب ہی نہر کے کنارے جا بیٹھا۔ کچھ دیر بعد جب گھر پہنچا تو یہ دیکھ کر دم بخود رہ گیا کہ میری والدہ بچے کو اُبلے ہوئے چاول کھلا رہی تھی اور وہ **مزے سے**

کھا رہا تھا، آج اس بات کو کم وبیش 10 سال گزر چکے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا بھتیجا بالکل صحیح ہے، میں ان سبز عمامے والے عاشقِ رسول کی تلاش میں مختلف شہروں میں پہنچا مگر آج تک پتا نہ چلا کہ **وہ چمکتی آنکھوں والے کون تھے؟**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(4) چمکتی آنکھوں والا مسافر

غالبًا 2007ء میں راقم الحروف **مدینۃ الاولیاء** (ملتان شریف) میں مدنی مشورے کے سلسلے میں حاضر تھا، وہاں پر ایک اسلامی بھائی نے اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ بھی حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) سنایا اور تحریر بھی دی جس کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

ایک مرتبہ **مدنی کام** کے سلسلے میں مجھے **اُگّی** ضلع مدنی صحرا (مانسہرہ) صوبہ خیبر پختون خواہ) جانا تھا، چنانچہ میں بعدِ نمازِ عصر راولپنڈی سے بس میں سوار ہو گیا، جب کنڈیکٹر نے کرایہ مانگا تو وہ میری توقع سے بڑھ کر تھا۔ میں نے کافی عرصے کے بعد سفر کیا تھا اس لئے اپنے پاس زیادہ رقم نہیں رکھی تھی، اُس دن میرا **روزہ** بھی تھا، بہرحال کرایہ دینے کے بعد میرے پاس اتنی رقم بھی نہیں بچی کہ میں **افطار** کیلئے کچھ سامان لے لوں اور واپسی میں **کرایہ** دے سکوں۔ میں نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا مانگی نیز اپنے پیر و مرشد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں استغاثہ بھی پیش کیا: ''**یا مرشد! نظرِ کرم ہو** کہ واپسی کا کرایہ ہے نہ افطار کیلئے سامان۔'' میں انہی سوچوں میں گم تھا کہ بس رُکی اور ایک سفید ریش بزرگ جن کا **چہرہ نورانی** اور سر پر **عمامہ شریف** کا تاج سجا ہوا تھا، بس میں سوار ہوئے اور باآواز بلند سلام کرتے ہوئے میرے برابر والی سیٹ پر تشریف فرما ہو گئے اور

بڑی اپنائیت کے ساتھ شفقت بھرے لہجے میں گفتگو فرماتے ہوئے ایک لِفافہ مجھے تحفے میں پیش کیا۔ میں نے سُن رکھا تھا کہ دورانِ سفر کسی سے کوئی چیز وغیرہ نہیں لینی چاہیے، اسی کے پیشِ نظر میں نے انکار کیا مگر ان کی محبت بھرے اِصرار کے باعث بالآخر مجھے وہ لفافہ لینا ہی پڑا، اتنے میں اگلے اسٹاپ پر بس رکی تو وہ **بزرگ** مجھے سلام کر کے فوراً بس سے اتر گئے۔ تحفہ دے کر کچھ ہی دیر میں اگلے اسٹاپ پر اتر جانے سے مجھے تشویش ہوئی اور میں نے بے اختیار لفافہ کھولا تو ششدر رہ گیا کہ اس میں **افطاری** کا سامان اور کچھ رقم تھی۔ میں نے رقم گنی تو حیران رہ گیا کہ **اتنی ہی رقم مجھے واپسی کرایہ کے لئے درکار تھی**۔ ان بزرگ کی جو بات مجھے اب تک یاد ہے وہ یہ ہے کہ ان کی **آنکھیں ایسی چمک دار تھیں** کہ میں ان کے چہرے پر نظریں جما نہیں پا رہا تھا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(5) چمکتی آنکھوں والے خیر خواہ

۱۳ شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ، 22 اگست 2008ء بروز منگل بعدِ نمازِ عصر میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** حیدر آباد کے مکتب میں **راقم الحروف** چند اسلامی بھائیوں کے ہمراہ موجود تھا، عطار آباد (جیکب آباد) سے تشریف لائے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے اپنے مدنی ماحول میں آنے کا سبب کچھ یوں بیان کیا کہ آج سے کم و بیش **17 سال** قبل میں اپنے چند دوستوں کے ہمراہ **فلم** دیکھنے جا رہا تھا، راستے میں نماز کا وقت ہو گیا، ہم لوگ **نماز** پڑھنے کے لئے ایک مسجد میں داخل ہو گئے، بعدِ نماز سبز عمامہ پہنے ہوئے ایک عاشقِ رسول نے بیان شروع کر دیا، سنتوں بھرے بیان کا مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ

میں نے فلم دیکھنے کے بجائے گھر کی راہ لی ۔ بعدازاں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں آنا جانا شروع کردیا۔ مجھے عرصہ دراز سے **پیرِ کامل** کی تلاش تھی مگر کسی سے بھی دل مطمئن نہیں ہوتا تھا، ایک رات سویا تو خواب میں خود کو وسیع وعریض صحرا میں پایا جس میں ایک خیمہ موجود تھا، میں اس میں داخل ہوگیا، وہاں مجھے ایک نورانی چہرے والے بزرگ دکھائی دیئے جن کے سر پر **عمامہ** شریف کا تاج سجا ہوا تھا اور جسم سفید لباس سے مزین تھا، میں نے ملاقات کی سعادت حاصل کی تو ان کی چشمانِ تَر سے بہنے والے آنسوؤں کے چند قطرے میرے ہاتھوں میں گرے، پھر میری آنکھ کھل گئی ۔ چند روز بعد باب المدینہ (کراچی) شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لئے علاقے سے روانہ ہونے والے مدنی قافلے میں شامل ہوگیا۔ جب **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل ہوئی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ **میرے سامنے وہ ہی بزرگ جلوہ فرما تھے جو مجھے خواب میں اپنے جلوے دکھا چکے تھے**۔ یہ کرامت دیکھ کر اسی وقت آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہو کر **''عطاری''** بن گیا۔ کچھ ہی عرصے میں پیرِ کامل کی توجہ کی برکت سے چہرے پر **داڑھی** اور سر پر **سبز عمامہ** شریف کا تاج سجالیا۔کافی عرصہ عاشقانِ رسول کی صحبت میں دعوتِ اسلامی کے **مدنی ماحول** کی برکتیں لوٹتا رہا۔ پھر بدقسمتی سے مدنی ماحول سے دوری ہوگئی اور کم وبیش **16 سال** تک دُنیا کی محبت میں مارا مارا پھرتا رہا، 16 سال بعد ایک روز خواب میں پھر **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تشریف لائے اور انفرادی کوشش کرتے

ہوئے کچھ یوں فرمانے لگے: ''**بے عملی کے طوفان اور بد عقیدگی کے سیلاب کی تباہ کاریاں آپ کے سامنے ہیں، فی زمانہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر نیکی کی دعوت عام کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔**'' جب میں بیدار ہوا تو میرا دل بھی بیدار ہوچکا تھا چنانچہ میں پھر سے دعوت اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا اور مساجد کی تعمیرات ومعاملات میں مصروف رہنے والی ''**مجلسِ خدّام المساجد** (دعوتِ اسلامی)'' کے تحت مدنی کاموں کی بہاریں لوٹنے میں مصروف ہوگیا۔

انھوں نے مزید بتایا کہ میں جمادی الثانی ۱٤۲۹ھ بمطابق جون 2008ء میں بیمار ہوا تو علاج کے لئے باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسپتال جانا ہوا۔اسپتال میں مریضوں کے ہمراہ اپنی باری کے انتظار میں بیٹھا تھا، میرے بچوں کی امی بھی ساتھ تھیں کہ اچانک ایک **سبز عمامے** والے بزرگ میرے پاس سے تشریف لائے، باآواز بلند سلام کے بعد خندہ پیشانی سے ملاقات کرتے ہوئے میری خیریت دریافت کی اور تسلّی دیتے ہوئے فرمانے لگے: ''گھبرایئے گا نہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جلد آپ کی طبیعت بہتر ہوجائے گی، بس آپ دعوتِ اسلامی کا **مدنی کام** کرتے رہئے اور **تعویذاتِ عطاریہ** بھی استعمال فرمایئے۔'' میں نے عرض کی: ''آپ کی ذمہ داری؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''مسلمانوں کی **خیرخواہی** و خدمت کرنا ہی میری ذمّہ داری ہے۔'' میں حیرت زدہ تھا کہ **یہ اجنبی بزرگ آخر کون ہیں** جو اتنی شفقت فرمارہے ہیں! انہوں نے مجھے **نگرانِ شوریٰ** اور اپنا موبائل نمبر بھی دیا اور کہا: نگرانِ شوریٰ کو فون کرکے میری طرف سے کہنا کہ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے دعا کروادیں۔ پھر وہ واپس تشریف لے گئے۔ان کے جانے کے بعد بچوں کی امی نے

مجھ سے پوچھا کہ کیا یہ آپ کے پُرانے جاننے والے ہیں؟ میں نے کہا: ''یہ ہماری پہلی مُلاقات ہے۔'' تو وہ بھی بہت حیران ہوئیں۔ **میں** نے دو ماہ بعد ان کے دیئے ہوئے نمبر پر کسی ضرورت کے تحت نگرانِ شوریٰ کو میسج (sms) کیا تو انکی طرف سے جواب (reply) بھی آیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد ہمت کر کے جب ان **''اجنبی بزرگ''** کو فون کیا تو رِسیو نہیں ہوا بلکہ دو دن بعد حیرت انگیز طور پر ان کا نمبر میرے موبائل سے از خود مِٹ گیا۔

یہ واقعہ سُن کر راقم الحروف کے ذہن میں **چمکتی آنکھوں والے بزرگوں** کے واقِعات گھومنے لگے، چنانچہ میں نے بے اختیار پوچھا: ''جو بزرگ آپ سے ملے تھے اُن کے چہرے میں کوئی خاص بات جو آپ نے محسوس کی ہو اور ابھی تک یاد ہو؟'' تو وہ جھٹ سے بولے: ہاں! ایک خاص بات یہ تھی کہ **ان کی آنکھیں بہت چمک رہی تھیں** جس کے باعث میں ان سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔'' یہ سن کر میرے جسم میں سنسناہٹ پھیل گئی، دعوتِ اسلامی اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے وابستگان پر کرم کی یہ بارشیں دیکھ کر مجھ پر ایسی رقّت طاری ہوگئی کہ میں کافی دیر تک کسی سے گفتگو نہ کرسکا۔ کچھ دیر بعد جب میں نے مکتب میں موجود اسلامی بھائیوں کو **چمکتی آنکھوں** والے بزرگوں کے مزید واقعات سنائے تو سب حیران رہ گئے اور دعوتِ اسلامی اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دامن سے وابستگی پر رشک کرنے لگے۔

موبائل نمبر خود بخود مٹ گئے

جب میں نے عطّار آباد (جیکب آباد) کے اسلامی بھائی سے پوچھا کیا کسی طرح

اُس چمکتی آنکھوں والے اسلامی بھائی کا فون نمبر مل سکتا ہے جو آپ کو اسپتال میں ملے تھے تو کہنے لگے میں نے کمپیوٹر میں بھی اُن کا نمبر محفوظ (save) کیا تھا، جا کر دیکھتا ہوں۔ چند دنوں بعد انہوں نے مجھے وہ نمبر sms کر دیا جسے میں نے اپنے موبائل میں محفوظ (save) کرلیا۔ ایک دن ہمت کر کے اسی نمبر پر فون کیا تو کسی نے فون نہیں اٹھایا، پھر میں نے sms بھیجا کہ ''آپ کون ہیں؟ اگر مناسب خیال فرمائیں تو تعارف کروا دیجئے۔'' دوسرے دن کسی اور نمبر سے جوابی sms آیا جس میں انہوں نے اپنا نام مع ولدیت لکھا تھا۔ راقم الحروف نے وہ نمبر بھی save کرلیا، مگر حیرت انگیز طور پر دوسرے ہی دن وہ دونوں نمبر خود بخود ختم (یعنی delete) ہو گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(6) وہ چمکتی آنکھوں والے کون تھے؟

غالباً 2010ء میں **راقم الحروف** عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں ''مجلس المدینۃ العلمیہ'' کے مکتب میں **چمکتی آنکھوں والے بُزُرگوں** کے واقعات کمپوز کروانے کے لئے حاضر ہوا، مدینۃ الاولیاء (ملتان شریف) ''باواصفرا'' کے مقیم **مدنی اسلامی بھائی**[1] نے کمپوزنگ کے دوران جب **چمکتی آنکھوں والے بُزُرگوں** کے واقعات پڑھے تو چونکے اور فرمایا: اسی طرح کا واقعہ تو میرے ساتھ بھی پیش آ چکا ہے۔ پھر انہوں نے جو

مدینہ

[1]: دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ سے درسِ نظامی کی سند پانے والے خوش نصیب اسلامی بھائی کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ''مَدَنی'' کہا جاتا ہے۔

کچھ بتایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں کم وبیش 1994ء میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے **مدنی ماحول** سے وابستہ ہوا۔ ایک مرتبہ مجھے **مدنی قافلے** کے ساتھ مجھے سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ ہمارا مَدَنی قافلہ ڈیرہ غازی خان کی ایک مسجد میں قیام پذیر ہوا۔ چونکہ میں نے پہلی بار **مَدَنی قافلے** میں سفر کیا تھا اس لئے دورانِ **قافلہ** وہاں کے نگران نے انتہائی شفقت کے ساتھ مجھ پر **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے ذہن بنایا کہ **دعوت اسلامی** ایک پاکیزہ تحریک ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی کسی چھوٹی سی لغزش سے بھی اسے ٹھیس پہنچ جائے ،آپ کو اس **مدنی قافلے** میں سفر مبارک ہو، میری آپ سے ایک درخواست ہے کہ جو بھی قدم اٹھائیں بڑی احتیاط کے ساتھ اٹھائیں۔ پھر انہوں نے مجھے مزید **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے کا ذہن دیتے ہوئے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شعر سنایا: ؎

اپنی ساری نیکیاں عطار نے کیں اس کے نام
بارہ مدنی قافلوں میں جو کوئی کرلے سفر

اس شعر کو سن کر میں نے نیت کی کہ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مسلسل بارہ ماہ تک ہر ماہ تین دن کے **مدنی قافلے کا مسافر** بننے کی سعادت حاصل کرتا رہوں گا۔ (**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت، اس کے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے کرم اور مرشد پاک دامت برکاتہم العالیہ کی نظر عنایت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے بہت جلد 12 مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت بھی حاصل کرلی)

ظہر کی جماعت کے بعد سنّتیں ادا کرنے کیلئے پچھلی صف میں آیا تو ایک بزرگ کو دیکھا جو سفید لباس میں تھے اور سر پر عمامہ شریف بھی باندھا ہوا تھا۔ وہ میری طرف ہی

متوجہ تھے، مجھے فوراً نظریں جھکانی پڑیں کیونکہ ان کی آنکھوں میں ایک **عجیب چمک** تھی جس کی میں تاب نہ لاسکا۔ میرا دل کہہ رہا تھا کہ یقیناً یہ کوئی **اللہ والے** ہیں۔ بہر حال میں نے نماز کی نیت باندھ لی، نماز کی سنّتیں ادا کرنے کے بعد جب **مبلغ دعوت اسلامی** نے بیان شروع کیا اور یہ اعلان کیا: ''میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریب قریب تشریف لائیے'' تو میں قریب ہوکر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا تو وہی **چمکتی آنکھوں والے بزرگ** میری دائیں جانب موجود تھے۔ اس بار بھی ان کی **آنکھوں کی چمک** نے مجھے دوبارہ نظریں جھکانے پر مجبور کردیا۔ پھر بیان ختم ہونے تک میں ان سے نظر نہیں ملا سکا اور سر جھکائے بیٹھا رہا۔ بیان کے بعد جب اسلامی بھائیوں نے آپس میں مصافحہ کیا تو میں بے اختیار اُن **چمکتی آنکھوں والے بزرگ** کی طرف بڑھ گیا، انہوں نے سلام ومصافحہ کے بعد مجھے دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ تم اگر حصولِ علمِ دین کیلئے باب المدینہ (کراچی) چلے جاؤ تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بانیٔ دعوت اسلامی کی توجہ کی برکت سے علمِ دین کی دولت سے مالا مال ہوجاؤ گے۔ اس کے بعد انہوں نے شفقت سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور تشریف لے گئے۔ ہم تین دن تک وہیں رُکے رہے مگر دوبارہ ان سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ میں نے علمِ دین کے باقاعدہ حصول کیلئے سوچا تک نہ تھا اور نہ ہی کبھی گھر میں کسی نے کہا تھا، مگر اس **مَدَنی قافلے** میں سفر اور **چمکتی آنکھوں والے بُزُرگ** کی انفرادی کوشش کے بعد علمِ دین کے حصول کے لئے میرا ایسا ذہن بنا کہ میں گھر سے سینکڑوں میل دور **جامعۃ المدینہ** باب

المدینہ کراچی میں درسِ نظامی کے لئے حاضر ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے 8 سال کا طویل عرصہ گزر گیا اور پیر و مرشد امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی توجہ سے میں نے درسِ نظامی مکمل کرنے کی سعادت حاصل کرلی۔ **جب امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مبارک ہاتھوں سے میری **دستار بندی** ہوئی تو مجھے چمکتی آنکھوں والے بزرگ کی کہی ہوئی بات یاد آئی، چُنانچہ میں ایک مرتبہ پھر خُصوصی طور پر ڈیرہ غازی خان کی اُسی مسجد میں اُن چمکتی آنکھوں والے بزرگ کی تلاش میں گیا اور آس پاس کے لوگوں سے پوچھا تو سبھی نے اس قسم اور اس حلیے کے بزرگ کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا۔ (واللہ ورسولہ اعلم عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحقیقۃ الحال)

پندرھویں صدی کی عظیم علمی ورُوحانی شخصیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان ایمان افروز مَدَنی بہاروں سے **معلوم** ہوا کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستگان پر **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خاص کرم ہے۔ **جب وابستگان کا یہ عالم ہے** تو جس نے اس تحریک کا آغاز کیا یعنی پندرہویں صدی کی عظیم علمی وروحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ **ان کی شان کا کیا عالم ہوگا!**

احترامِ مسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان ایمان افروز مَدَنی بہاروں سے یہ **مَدَنی پھول** بھی ملا کہ کسی بھی مسلمان بالخصوص جو **سادہ و گم نام** دکھائی دے، اس کو **کمتر وحقیر** نہیں جاننا

چاہیے، کسی کا دل دُکھائیں نہ ہی اس کے بارے میں بدگمانی کو دل میں جگہ دیں بلکہ ہر **مسلمان کا احترام** کیجئے۔ **کیا عجب!** کہ سادہ لباس وعمامے میں ملبوس نظر آنے والا یہ اسلامی بھائی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مقبول بندہ ہو، اگر ایسا ہوا تو اس کی **دل آزاری و بے ادبی** کرنا کہیں ہمیں دُنیا و آخرت کے **خسارے** میں مبتلا نہ کردے، جیسا کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُھُمُ الْعالِیَہ نے اپنے اس شعر میں توجّہ دلائی ہے ؎

تمہیں معلوم کیا بھائی! خدا کا کون ہے مقبول

کسی مومن کو مت دیکھو کبھی بھی تم حَقارت سے (وسائلِ بخشش)

بلکہ ایک بار مَدَنی مذاکرہ میں **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکاتُھُمُ الْعالِیَہ نے شرکاء کو **احترامِ مسلم** کا درس دیتے ہوئے اپنے ساتھ پیش آنے والا ایک دلچسپ واقعہ بھی سُنایا، چُنانچہ

گُدڑی کا لعل

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُھُمُ الْعالِیَہ نے فرمایا: ''ایک بار میں **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلے** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر پر تھا، ہمارے ڈِبّے میں ایک دبلا پتلا بے ریش و بے کشش لڑکا انتہائی سادہ لباس میں ملبوس سب سے جُدا کھویا کھویا سا بیٹھا تھا۔ کسی اسٹیشن پر ٹرین رُکی، صِرف دو مِنَٹ کا وقفہ تھا، وہ **لڑکا** پلیٹ فارم پر اتر کر ایک **بینچ** پر بیٹھ گیا۔ ہم سب نے نَمازِ عصر کی جماعت قائم کرلی، ابھی بمشکل ایک رَکعت ہوئی تھی کہ سیٹی بج گئی لوگوں نے شور مچایا کہ گاڑی جارہی ہے۔ سب نَماز توڑ کر ٹرین کی طرف لپکے تو وہ **لڑکا**

کھڑا ہوگیا اور اُس نے مجھے اشارہ سے نَماز قائم کرنے کا حکم صادِر کیا! ہم نے پھر جماعت قائم کرلی، حیرت انگیز طور پر ٹرین ٹھہری رہی، نَماز سے فارِغ ہوکر ہم جُوں ہی سُوار ہوئے، ٹرین چل پڑی اور وہ لڑکا اُسی بَینچ پر بیٹھا لا پرواہی سے اِدھراُدھر دیکھتا رہا۔ اِس سے مجھے اندازہ ہوا کہ وہ کوئی ''**مجذوب**'' ہوگا جس نے ہمیں نَماز پڑھانے کیلئے اپنی روحانی طاقت سے ٹرین کو روک رکھا تھا! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بہرحال ہمیں ہر مقام پر مسلمانوں کو **اچھی نظر** سے دیکھنے کی عادت بنالینی چاہئے، چاہے کوئی نگران ہو یا ماتحت، اجنبی ہو یا رشتہ دار جس سے بھی واسطہ پڑے، **احترامِ مسلم** کا جذبہ برقرار رہنا چاہئے۔ مگر ایک مرید کیلئے ضروری ہے کہ وہ **احترام وعقیدت** کے فرق سے واقِف ہو ورنہ ہر ایک سے **متاثّر** ہونے والا کسی بھی قسم کی ٹھوکر کھا سکتا ہے جیسا کہ بعض مریدین جب کامِل **مرشِد** کے عطا کردہ طریقۂ کار اور وظائف چھوڑ کر کسی اور سے **متاثّر** ہوکر ان کے طریقے، چِلّے اور وظائف کے ذریعے منازِلِ سلوک طے کرنے، دل جاری کرنے اور جنّات قابو کرنے کی سعی کرتے ہیں تو بعض اوقات اُنہیں ناقابلِ تصوّر نقصان سے دوچار ہونا پڑتا ہے کیونکہ اُس نے دوسری طرف توجّہ کرکے اپنے پیر و مرشِد سے عقیدت ومحبّت میں کمی پیدا کی جوکہ کسی بھی مرید کیلئے دُرُست نہیں۔ **اسلئے** مرید کو یہ پیشِ

نظر رکھنا ضروری ہے کہ اس کی عقیدت کسی صورت تقسیم نہ ہو بلکہ مرید نے محبتِ مرشد کا ایسا لبالب جام پی رکھا ہو کہ بظاہر کیسا ہی باکمال شخص سامنے آئے مگر اسے اپنے مرشدِ کامل کے سوا کچھ اور نظر ہی نہ آئے کیونکہ طریقت میں مرید محبتِ مرشد کے ذریعے ہی ترقّی کی منازِل طے کرسکتا ہے، چنانچہ

محبتِ مُرشِد کی اہمیت

حضرتِ سیِّدنا عبدالعزیز دباغ علیہ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں: ''محض شیخ (یعنی مرشد) کی محبت فائدہ مند نہیں ہوتی بلکہ اصل صلاحیت **مرید کی محبت** میں ہوتی ہے، لہٰذا اگر کسی مرید کا وجود پاک نہ ہو، اس کے نفس میں بھلائی قبول کرنے کی صلاحیت نہ ہو اور اس کی محبت شیخ کے اسرار جذب نہ کرسکتی ہو تو شیخ کچھ بھی نہیں کرسکتا کیونکہ صرف شیخ کی محبت فائدہ مند ہوتی تو اس کے حلقۂ بگوش ہونے والا ہر مرید مرتبۂ کمال پر فائز ہوتا۔'' (مزید لکھتے ہیں:) بعض اوقات مرید کی سچی محبت کسی دُنیوی سبب کے باعث منقطع ہوجاتی ہے، لہٰذا اپنے شیخ کے بارے میں اس کا **ارادہ تبدیل** ہوجاتا ہے اور **شیخ کی توجہ** اس سے ہٹ جاتی ہے، پھر قلیل یا طویل عرصے کے بعد شیخ کی محبت آجائے تو دوبارہ وہی اَسرار حاصل ہوجاتے ہیں۔ **لہٰذا اصل چیز مرید کی اپنی کیفیت ہے کہ اس کی حالت کیسی ہے؟** (الابریز، ج۲،ص۷۷)

نسبتوں کی بَہار (محبتِ مُرشِد بڑھانے کا نُسخہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 25 اور 26 تاریخ کو عالَمِ اسلام کی دو عظیم ہستیوں اعلیٰحضرت، امامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، مُجَدِّدِ دین وملت، مولانا شاہ اَحمد رضا خان قادِری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی اور پندرہویں صدی کی عظیم علمی وروحانی شخصیت شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دامت بَرَکاتُہم العالیہ کی نسبت حاصل ہے۔

☆25 صَفَرُ المُظَفَّر سنہ ۱۳۴۰ھ امامِ اَہلسنّت رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کا ''یومِ عرس'' ہے۔

☆26 رَمَضانُ المبارک سنہ ۱۳۶۹ھ امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ کا ''یومِ ولادت'' ہے۔

لِہٰذا ہر مَدَنی ماہ کی 25 تاریخ کو ''عُرسِ امامِ اَہلسنّت'' رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ اور 26 تاریخ کو ''یومِ ولادتِ امیرِ اَہلسنّت'' دامت بَرَکاتُہم العالیہ دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق منانے کا اہتمام کیجئے۔

ہر ماہ یومِ رَضا کی دھوم

ہر مَدَنی ماہ کی 25 تاریخ کو عمر بھر پنج وقتہ باجماعت نماز ادا کرنے کی نِیت کے ساتھ نمازِ عَصر مع سنتِ قبلیہ پہلی صف میں ادا فرمائیں اور نیّت کر لیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فُضول باتوں سے بچنے اور خاموشی کی عادت بنانے کے لئے عَصر تا مغرب صرف لکھ کر یا اشارے سے کام چلانے کی کوشش کرونگا۔ ضَرورتاً بولنا پڑا تو کم سے کم لفظوں میں گفتگو نمٹاؤں گا۔ اس دوران پریشان نظری اور بدنگاہی سے بچنے کی نیت سے نگاہیں جھکا کر رکھنے کی عادت بنانے کے لئے قُفلِ مدینہ کا عینک بھی استعمال کرونگا۔ عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کرونگا یا مریض یا دُکھی کی گھر یا ہسپتال جا کر سُنّت کے مطابق غم خواری کرونگا اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِن تمام اُمور کا ثواب اعلیٰ حضرت رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کو ایصال کرونگا۔

ہر ماہ ولادتِ امیرِ اَہلسنّت دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ کی دھوم

دھڑکتے دل کے ساتھ غروبِ آفتاب کے منتظر رہیں کہ ''26ویں شب'' کی آمد ہے۔نمازِ مغرب پہلی صف میں مع نفل اَوابین وصلوٰۃ التوبہ پڑھ کر سابقہ تمام گناہوں سے توبہ کر کے آئندہ زندگی ''رِضائے رَبّ الانام کے مَدَنی کام'' کے مطابق گزارنے یعنی عطار کا دوست، پیارا، محبوب اور منظورِ نظر بننے کی نیّت کے ساتھ ''26ویں شریف'' کا استقبال کیجئے۔ ولادتِ امیرِ اَہلسنّت دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ کی خوشی میں سورۂ مُلک شریف و سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت کے بعد فکرِ مدینہ (یعنی مدنی انعامات کے رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہوئے) اس طرح تصورِ مُرشد کیجئے کہ امیرِ اَہلسنّت دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ مجھ سے بذریعہ مَدَنی انعامات سُوالات فرما رہے ہیں اور میں ان کی بارگاہ میں جوابات عرض کر رہا ہوں۔ 26 عدد مَدَنی انعامات کے رسالے حاصل کر کے تقسیم اور مَدَنی ماہ کے اختتام پر وُصول کرنے کی نیّت کے ساتھ قفلِ مدینہ پیڈ پر آئندہ ماہ اپنی مَدَنی قافِلے میں سفر کی تاریخ بھی نوٹ کیجیے اس مدنی ترکیب کے نفاذ سے آپ کے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے 2 مدنی کام مدنی قافلہ و مدنی انعام کے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پَر لگ جائیں گے اور یہ بے ساختہ مدینہ منورہ کی طرف اڑنا شروع کر دیں گے۔ پھر شَجَرۂ عالیہ پڑھ کر سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ کے مشائخِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہ تعالٰی کے لئے فاتحہ اور ایصالِ ثواب کی ترکیب بنائیں۔ لنگرِ رَسائل (یعنی مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل کی تقسیم) بھی ایصالِ ثواب کا بہترین ذریعہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ترکیب سے تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ہر مَدَنی ماہ کی 25 اور 26 تاریخ کو یومِ رَضا منانے کے ساتھ ساتھ امیرِ اَہلسنّت دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ کے یومِ ولادت کی بَرَکتوں سے بھی مستفیض ہو سکتے ہیں۔ (اسلامی بہنیں حسبِ ضَرورت ترمیم کرلیں)

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کرکے تفصیل لکھ دیجئے

جواسلامی بھائی **فَیضانِ سنّت** یا **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے **کُتُب و رسائل** سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی و بَین الاقوامی **اِجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافِلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر **صحت ملی**، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قَبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات و بَلِیّات سے نَجات ملی ہوتو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پَر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر اِحسان فرمایئے "**مَحلہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی** (بابُ المدینہ) **کراچی عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ**" **شعبہ امیرِ اَہلسنّت** (دامت بَرَکاتُہم العالیہ) **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ**"۔

نام مع ولدیت: ____________________ **عُمر** ___ **کِن سے مرید یا طالب ہیں** ________ **خط ملنے کا پتا** ________________________________

فون نمبر (مع کوڈ): __________ **ای میل ایڈریس** ______________________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام: ____________ **سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ مہینہ / سال:** ____________ **کتنے دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا:** ____ **موجودہ تنظیمی ذمہ داری** ________ **مُنْدَرِجہ** بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لئے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی **بَرَکات و کرامات** کے "**ایمان افروز واقعات**" مقام و تاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر **تفصیلاً تحریر فرمادیجئے**۔

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادِری** رَضَوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر **اللّٰہ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے **پیارے حبیبِ لبیب** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسُکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا **مَدَنی مشورہ** ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے فُیُوض و بَرَکات سے مُسْتَفِیْض ہونے کے لئے ان سے **بَیعت** ہو جایئے۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی نصیب ہو گی۔

مُرید بننے کا طریقہ

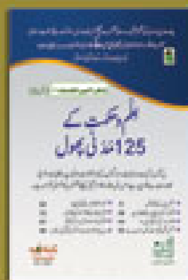
اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت و عمر لکھ کر **عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی) "مکتبِ مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّارِیہ"** کے پتے پر روانہ فرما دیں، تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی **سلسلہ قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ** میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

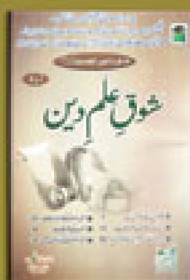
﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کر لیں اور اس کی مزید کاپیاں کروا لیں۔



علم و حکمت کے
125 مدنی پھول



شوقِ علمِ دین